ظالم فرعون پر اللہ کا
عذاب اور عبرت و نصیحت
تحریر : شیخ مقبول احمد سلفی داعی
اسلامک دعوۃ سنٹر، طائف (سعودی عرب)
Maqubool Ahmed
Maquboolahmad.blogspot.com
SheikhMaquboolAhmedFatawa
islamiceducon@gmail.com
Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi
00966531437827

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ظالم فرعون پر اللہ کا عذاب اور عبرت و نصیحت

تحریر: مقبول احمد سلفی

اسلامک دعوۃ سنٹر، شمالی طائف (مسرہ) سعودی عرب

ظلم اندھیرا ہے، فساد فی الارض ہے اور کرہ ارض پر دنیا کا سب سے بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالی شرک کے علاوہ اپنے نفسوں پر اور اللہ کے حق میں ہوئے ظلم وزیادتی کو چاہے تو معاف کر سکتا ہے مگر بندوں کے حق میں ظلم وزیادتی کرنے والوں کو ہرگز معاف نہیں کرے گا۔ بھلے دنیا کی عدالتوں میں ایسے ظالموں کے لئے کوئی سزا نہیں مگر خالق کائنات کی عدالت سے دنیا کی سزا مقرر ہوتی ہے اور ضرور اسے مل کر رہتی ہے، آخرت میں تو الگ سے سزا مقرر ہے ہی۔ انسانی تاریخ ظالموں کی عبرتناک سزاؤں سے بھری پڑی ہے، میں یہاں قرآن مقدس کے حوالے سے دنیا کے ظالم ترین انسان فرعون کے ظلم واستبداد اور اس پر اللہ کے قہر وعذاب کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جس میں دنیا والوں کے لئے عبرت ونصیحت ہے مگر کم ہی لوگ نصیحت حاصل کرتے ہیں، اللہ کا فرمان ہے: **فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ (يونس:92)**

ترجمہ: سو آج ہم صرف تیری لاش کو نجات دیں گے تاکہ تو ان کے لئے نشان عبرت ہو جو تیرے بعد ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ بہت سے آدمی ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔

بنی اسرائیل جس کی طرف موسی علیہ السلام بھیجے گئے، دراصل یعقوب علیہ السلام کی بارہ اولاد سے چلنے والی بارہ قبائلی نسلیں ہیں جو مصر میں تھیں۔ اللہ نے بنی اسرائیل کو بہت ساری نعمتوں سے نوازا تھا، ان کو پوری دنیا پر برتری اور حکومت عطا فرمائی تھی، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ (البقرة:47)

ترجمہ: اے اولاد یعقوب میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام کی اور میں نے تمہیں تمام جہانوں پر فضیلت دی

۔

مصر میں قبطیوں کی بھی قوم تھی جس سے فرعون یعنی بادشاہ ہوا کرتا تھا، جب بنی اسرائیل نے اللہ کے احکام کی نافرمانی کی ، حد سے تجاوز کیا تو اللہ نے ان پر چار صدیوں تک ظالم فراعنہ کو مسلط کر دیا۔ فرعون نے بنی اسرائیل کو اپنا غلام بنا رکھا تھا اور ان میں سے کوئی یہاں سے بھاگ بھی نہیں سکتا تھا۔ دوبارہ اللہ نے نبی اسرائیل پر مہربانی کی اور موسی علیہ السلام کو ان کی طرف نبی بنا کر بھیجا اور آپ کی بدولت فرعون کے ظلم سے نجات دی۔

موسی علیہ السلام اور فرعون کا قصہ بڑا طویل ہے۔ سورہ قصص، سورہ شعراء اور دیگر متعدد مقامات پر اس کی تفاصیل مذکور ہیں، میں قرآن اور تفاسیر کے حوالے سے مختصر طور پر یہاں موسی علیہ السلام کا قصہ اور بنی اسرائیل کا فرعون کے ظلم سے نجات بیان کر دیتا ہوں۔ موسی علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نجومیوں اور کاہنوں نے فرعون کو خبر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک لڑکا پیدا ہونے والا ہے جو اس کی حکومت و سلطنت کا خاتمہ کرنے والا ہے۔ اس وجہ سے فرعون بنی اسرائیل کا ہر لڑکا قتل کروانا شروع کر دیا، قتل کی وجہ جب خدمت گزار نبی اسرائیلیوں کی کمی ہونے لگی تو پھر ایک سال لڑکوں کو قتل کروانا شروع کیا اور ایک سال چھوڑ دیا کرتا تھا۔ موسی کے بڑے بھائی ہارون کی پیدائش قتل والے سال سے پہلے اور موسی علیہ السلام کی پیدائش قتل والے سال ہوئی۔ اللہ نے موسی علیہ السلام کی ماں کی طرف وحی کی کہ اسے تابوت میں رکھ کر دریا میں بہادو اور کوئی غم نہ کرو، ساتھ ہی یہ وعدہ بھی کیا کہ اس بچے کو اس کے پاس دوبارہ لوٹائے گا اور اسے پیغمبر بھی بنائے گا۔ ماں نے اللہ کے حکم کی تعمیل کی اور بیٹی کو لوگوں کی نظروں سے دور ہو کر اسے دیکھتے رہنے کی تاکید کی۔ قدرت کا کرشمہ کہ اس تابوت پہ فرعون کے حواریوں کی نظر پڑتی ہے وہ اسے دربار میں لے آتے ہیں، لڑکا دیکھ کر فرعون نے قتل کا حکم دیا مگر فرعون کی بیوی نے یہ کہہ کر بچا لیا کہ شاید یہ ہمارے کسی کام آئے یا اسے ہم اپنا بیٹا بنا لیں۔ قدرت نے بچے کو ماں کا ہی دودھ پلایا کیونکہ اس نے کسی کا دودھ پیا ہی نہیں۔ فرعون جسے اپنے ہلاک کرنے والے کی تلاش تھی، اس کے قتل کے درپے تھا اور اس کام کے لئے سیکڑوں لڑکوں کا قتل کروا چکا تھا اس وقت وہ اپنے محل میں اسی کی پرورش کر رہا تھا۔ یہ بھی قدرت کا عظیم کرشمہ ہے۔ جوانی تک وہاں پلے بڑھے، ایک روز انہوں نے ایک قبطی کو بنی اسرائیل پر ظلم کرتے دیکھا، پہلے اسے منع کیا، باز نہ آنے پر ایک مکا رسید کر دیا اور قبطی اسی

وقت مر گیا۔اس ڈر سے کہ کہیں فرعون قبطی کو قتل کرنے کے جرم میں ہمیں نہ قتل کروادے وہ مدین چلے گئے۔وہاں ایک کنواں پر لوگوں کو جانور سیراب کرتے دیکھا، ان میں دولڑکیاں بھی تھیں جو کافی دیر سے انتظار کرہی تھیں ،موسی علیہ السلام نے وجہ پوچھی تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم سب سے آخر میں اپنے جانور کو پلائیں گے ۔موسی علیہ السلام نے پانی پلانے پر ان کی بغیر اجرت مدد کی، لڑکیاں گھر جاکر اپنے والد کو آپ کے بارے میں بتایااور امانتدار و قوی ہونے کی صفت بتاکر اپنے یہاں کام پر رکھنے کی صلاح دی۔ باپ نے موسی علیہ السلام کو طلب کیااور آٹھ سال خدمت کرنے پر اپنی ایک بیٹی سے نکاح کا وعدہ کیا،اگردس سال پورے کریں تو یہ احسان ہوگا۔موسی علیہ السلام راضی ہوگئے۔جب خدمت کرتے کرتے مدت پوری ہوگئی تو بوڑھے باپ نے آپ سے ایک بیٹی کا نکاح کردیا۔ اب موسی علیہ السلام اپنے اہل ومال کے ساتھ واپس لوٹ رہے تھے کہ راستے میں آگ کی تلاش میں ایک جگہ ٹھہر گئے ۔بیوی کوانتظار کرنے کہااور خود اس جگہ آگ لینے چلے گئے جہاں سے روشنی نظر آرہی تھی۔وہاں پہنچنے پر اللہ نے موسی علیہ السلام سے کلام کیااور آپ کو نبوت سے سرفراز فرماکر فرعون کی طرف جاکراسے نرمی سے تبلیغ کرنے کا حکم دیا۔ اللہ نے آپ کو بطور معجزہ نونشانیاں عطافرمائی۔موسی علیہ السلام کے اندرایک خوف تو یہ تھاکہ انہوں نے قبطی کومار دیا تھااور دوسراخوف یہ تھاکہ فرعون بڑاظالم تھا،وہ رب ہونے کادعویدارہے ساتھ ہی آپ کی زبان میں لکنت بھی تھی اس لئے اللہ سے چار باتوں کی دعاکی،اللہ فرماتاہے:

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي، وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي، وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي، يَفْقَهُوا قَوْلِي، وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي، هَارُونَ أَخِي، اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي، وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي(طه:25-32)

ترجمہ: موسی نے کہااے میرے پروردگار!(1)میرا سینہ میرے لئے کھول دے(2)اور میرے کام کو مجھ پر آسان کردے (3)اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں(4)اور میرا وزیر میرے کنبہ میں سے کردے یعنی میرے بھائی ہارون کو،تواس سے میری کمر کس دے اور اسے میرا شریک کار کردے۔

دونوں بھائی موسی اور ہارون علیہما السلام نے فرعون کو رب العالمین کا پیغام سنایااور اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی طرف بلایامگراس نے سرکشی کی اور نبوت کی نشانیاں طلب کی۔موسی علیہ السلام نے اپنے نبی ہونے کا معجزہ پیش کیا، لاٹھی کاسانپ بن جانا،بغل میں ہاتھ لگانے سے اس میں چمک پیداہونا۔فرعون نے جادوگری کہہ کراس کا بھی انکار کیا

۔پھر فرعون نے اپنے ماہر جا گردوں سے موسی علیہ السلام کا مقابلہ کروایا، مقابلے میں پہلے فرعون کے جادو گروں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں زمین پر پھینکی اور آخر میں موسی علیہ السلام نے اپنی لاٹھی پھیکیں جو اژدھا بن کر جادو گروں کے تمام آلات نگل گیا، یہ منظر دیکھ سارے جادو گر موسی اور ہارون کے رب پر ایمان لے آئے۔فرعون اب بھی ایمان نہ لایا اور خود کو ہی معبود کہلواتا رہا۔لوگوں سے کہتا" انا ربکم الاعلی یعنی میں تم سب کا سب سے بڑا معبود ہوں۔یہ فرعون کا سب سے بڑا گناہ تھا۔اس کے علاوہ قرآن نے فرعون کو سرکشی کرنے والا، بنی اسرائیل پر ظلم وستم ڈھانے والا، ان کا قتل کرنے والا اور فساد مچانے والا کہاہے، اللہ فرماتا ہے:

إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضْعِفُ طَائِفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْيِي نِسَاءَهُمْ ۚ إِنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِينَ (القصص:4)

ترجمہ: یقیناً فرعون نے زمین میں سرکشی کر رکھی تھی اور وہاں کے لوگوں کو گروہ گروہ بنا رکھا تھا اور ان میں سے ایک فرقہ کو کمزور کر رکھا تھا اور ان کے لڑکوں کو توذبح کر ڈالتا تھا اور ان کی لڑکیوں کو زندہ چھوڑ دیتا تھا بیشک وشبہ وہ تھا ہی مفسدوں میں سے۔

اس کے علاوہ رسول کی تکذیب کرنے والے فرعون اور اس کے لشکر کو قرآن نے کہیں ظالم قوم کہا، کہیں فاسق قوم کہا، کہیں قاہر تو کہیں سرکش و باغی اور کہیں متکبر کہا۔ایک طرف فرعوں اپنے ان مظالم کی وجہ سے اللہ کی عدالت سے دردناک عذاب کا مستحق تھا ہی، دوسری طرف موسی علیہ السلام نے اس کی ہلاکت کی اللہ سے دعا بھی مانگ لی، اللہ فرماتا ہے:

وَقَالَ مُوسَىٰ رَبَّنَا إِنَّكَ آتَيْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَأَهُ زِينَةً وَأَمْوَالًا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا رَبَّنَا لِيُضِلُّوا عَن سَبِيلِكَ ۖ رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَىٰ أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ (یونس:88)

ترجمہ: اور موسیٰ نے عرض کیا کہ اے ہمارے رب! تو نے فرعون کو اور اس کے سرداروں کو سامان زینت اور طرح طرح کے مال دنیاوی زندگی میں دیئے اے ہمارے رب! (اسی واسطے دیئے ہیں کہ) وہ تیری راہ سے گمراہ کریں۔اے ہمارے رب! انکے مالوں کو نیست و نابود کردے اور ان کے دلوں کو سخت کردے سو یہ ایمان نہ لانے پائیں یہاں تک کہ دردناک عذاب کو دیکھ لیں۔

پھر کیا تھا، دنیا میں ہی فرعون اور اس کے لشکروں پر اللہ کی طرف سے قسم قسم کا عذاب آنا شروع ہو گیا۔ قحط سالی، پھلوں کی کمی، طوفان، ٹڈیاں، گھن کا کیڑا، مینڈک اور خون کا عذاب آیا حتی کے ان کے ساختہ پرداختہ کارخانے اور اونچی اونچی عمارتوں کو بھی درہم برہم کر دیا گیا، فرعون موسی علیہ السلام سے عذاب ہٹانے کے بدلے بنی اسرائیل کی آزادی کا وعدہ کرتا مگر کبھی نبھاتا نہیں۔

فرعون اور اس کے لشکروں پر دنیا کا سب سے بڑا عذاب یہ آیا کہ جب موسی علیہ السلام بنی اسرائیل کو لیکر ایک دن اچانک بھاگ نکلے اور فرعون مع لشکر ان کا پیچھا کیا، دریا کے پاس پہنچ کر موسی علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے پانی پر لاٹھی ماری اور بارہ راستے بن گئے، اس طرح موسی علیہ السلام اور ان کی قوم ان راستوں سے پار نکل کر ہمیشہ کے لئے فرعونی ظلم و ستم سے نجات پاگئے اور جب فرعون اور اس کا لشکر دریا عبور کرنے لگے تو اللہ نے پانی کو آپس میں ملا کر ڈبو دیا اور سب کو ایک آن میں موت کی نیند سلا دیا۔ اللہ کا فرمان ہے : **وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَ أَنتُمْ تَنظُرُونَ(البقرة:50)**

ترجمہ: اور جب ہم نے تمہارے لئے دریا چیر دیا اور تمہیں اس سے پار کرا دیا اور فرعونیوں کو تمہاری نظروں کے سامنے اس میں ڈبو دیا۔

ترمذی(3108) کی صحیح حدیث میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ جب فرعون ڈوبنے لگا تو جبرائیل علیہ السلام فرعون کے منہ میں مٹی ٹھونسنے لگے، اس ڈر سے کہ وہ کہیں «لاإلٰہ إلا اللہ» نہ کہہ دے تو اللہ کو اس پر رحم آ جائے۔

فرعون کو اس کے ظلم کے بدلے دنیا میں مختلف قسم کی سزا ملی، دردناک طریقے سے غرق آب بھی کیا گیا، مرتے وقت فرشتے اس کے منہ میں دریا کی مٹی ڈھونس رہے تھے، مظلوم کے سامنے ظالم فرعون کو کیفر کردار تک پہنچایا گیا یعنی اس کو ڈبو کر مارا گیا، مر کر بھی قیامت تک (عالم برزخ میں) فرعون اور اس کی آل کو عذاب ملتا رہے گا اور قیامت میں بھی سخت ترین عذاب دیا جائے گا، اللہ کا فرمان ہے:

النَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ أَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ الْعَذَابِ (غافر:46)

ترجمہ: آگ ہے جس کے سامنے یہ ہر صبح شام لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہو گی (فرمان ہو گا کہ) فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو۔

اس پورے واقعہ سے ایک اہم نصیحت ملتی ہے کہ اللہ نے موسی علیہ السلام اور آپ پر ایمان لانے والوں دنیا کے سب سے ظالم حکمران سے نجات دی حتی کہ فرعون کی بیوی آسیہ بھی ایمان لے آتی ہے، فرعون سے نجات اور جنت میں گھر کے لئے اللہ سے دعا کرتی ہے۔

ظالم فرعون کی ہلاکت وتباہی کے متعلق اللہ نے فرمایا کہ دیکھو ظالم کیا انجام ہوا؟

فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ (القصص:40)

ترجمہ: بالآخر ہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا اور دریا برد کر دیا اب دیکھ لے کہ ان گنہگاروں کا انجام کیسا کچھ ہوا؟

ایک دوسری جگہ اللہ نے کہا کہ دیکھو فساد پھیلانے والے کا انجام کیا ہوا؟

ثُمَّ بَعَثْنَا مِن بَعْدِهِم مُّوسَىٰ بِآيَاتِنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ فَظَلَمُوا بِهَا ۖ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ (الاعراف:103)

ترجمہ: پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنے دلائل دے کر فرعون اور اس کے امرا کے پاس بھیجا، مگر ان لوگوں نے ان کا بالکل حق ادا نہ کیا۔ سو دیکھئے ان مفسدوں کا کیا انجام ہوا۔

نصیحت سے متعلق ایک آخری بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ نے فرعون کی لاش محفوظ رکھنے کا وعدہ کیا ہے تاکہ بعد والوں کے لئے نصیحت رہے، فرمان الٰہی ہے: **فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ خَلْفَكَ آيَةً ۚ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ آيَاتِنَا لَغَافِلُونَ (یونس:92)**

ترجمہ: سو آج ہم صرف تیری لاش کو نجات دیں گے تاکہ تو ان کے لئے نشان عبرت ہو جو تیرے بعد ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ بہت سے آدمی ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔

اس آیت کے تناظر میں مصر کے میوزیم میں موجود ممی کی ہوئی لاش کو اکثر لوگ فرعون موسی کہتے ہیں، واضح رہے کہ یہ محض ایک سائنسی تحقیق ہے اس لئے اس لاش کو حتمی طور پر فرعون کی لاش نہیں کہا سکتا اور نہ ہی حتمی طور پر یہ کہہ

سکتے ہیں کہ لاش کی حفاظت سے مقصود قیامت تک حفاظت ہے کیونکہ آیت میں اس کی صراحت نہیں ہے۔

نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔

Maqubool Ahmed

SheikhMaqubolAhmedFatawa.

00966531437827

Maquboolahmad.blogspot.com

islamiceducon@gmail.com

Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi